"دی کرسچن وائس" میں سیمینار کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ان کی اطلاع کے مطابق سیمینار کے شرکاء نے حسبِ ذیل امور پر اتفاق کیا۔

* مشترک انسانی اقدار کی ترویج کے لیے مذہبی اداروں اور ذرائع ابلاغ کے درمیان تعاون کی ضرورت ہے۔

* مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان بہتر روابط اور یک جا ہم آہنگ زندگی گزارنے کے لیے ذرائع ابلاغ کی غیر جانبداری اور صداقت شعاری نہایت اہم ہے۔

* دیانت اور خاندانی تعلقات کی ترویج کے لیے نیز مادیت پرستی، نسلی امتیاز اور معاشرتی کشمکش کے خلاف ذرائع ابلاغ کی رہنمائی کی جانی چاہیے۔

* مذہبی مکالمے کی ترویج اور ایسے پروگرام پیش کیے جانے ضروری ہیں جو معاصر معاشرے کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں اور رائے عامہ ہموار کر سکیں۔

* انتہا پسندی اور تعصّبات کے خاتمے کے لیے ایک دوسرے کے بارے میں جاننے نیز محبت کی روح پیدا کرنے کے لیے تعلیمی اداروں کا کردار اہم ہے۔

* مذہبی تحریروں اور نشری پروگراموں کے بارے میں مسلم اور مسیحی ماہرینِ ابلاغ کے درمیان بہتر تعاون کے لیے ملاقاتیں ہونی چاہییں۔

* مذہبی اور نسلی اقلیّتوں کے حوالے سے ایسے ذرائع کی ضرورت ہے جن سے وہ اپنی آراء کا اظہار کریں اور حقوق کا مطالبہ کر سکیں۔

* ایک دوسرے کے مذہب کے بارے میں غلط اطلاعات کو درست کرنے کے لیے، نیز مثبت اقدامات کے لیے مسلم اور مسیحی ذرائع ابلاغ کے درمیان قریبی رابطے کی ضرورت ہے۔ حصول مقصد کے لیے، جس قدر جلد ممکن ہو، ایک مشترک کمیٹی قائم ہونی چاہیے۔ (دی کرسچن وائس - کراچی، ۱۴ نومبر ۱۹۹۳ء)

ایشیا

پاکستان: ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی جناب بشیر مسیح کا "مسیحی قوم کے نام "کھلا خط"

[حالیہ قومی اور صوبائی انتخابات کے نتیجے میں جو مسیحی نمائندے اسمبلیوں میں پہنچے ہیں، ان میں

ے بلوچستان اسمبلی کے واحد مسیحی رکن جناب بشیر مسیح کوڈپٹی اسپیکر منتخب کیا گیا ہے۔ جناب بشیر مسیح دوسرے مسیحی ہیں جو پاکستان میں کسی صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر چنے گئے ہیں۔ جناب جوشوا فضل الدین پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر رہ چکے ہیں۔ مسیحی جرائد ان کے اس اعزاز پر انہیں برابر مبارک باد دے رہے ہیں۔ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" نے ان کے انتخاب کو "ایک نئی اور اچھی روایت" قرار دیا ہے اور "پاکستان میں جمہوریت کے فروغ کی علامت تصور کیا ہے۔" (اشاعت یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۳ء)

جناب بشیر مسیح نے "مسیحی قوم کے نام "ایک کھلا خط لکھا ہے جو بالخصوص مسیحی ارکانِ قومی اسمبلی، چاروں صوبائی اسمبلیوں کے مسیحی اراکین، تمام بشپ صاحبان، پادریوں، کونسلروں اور پاکستان بھر کے مسیحی جرائد کے ایڈیٹروں کو ارسال کیا گیا ہے۔ ذیل میں یہ کھلا خط پندرہ روزہ "شاداب" (لاہور) کے شکریے کے ساتھ من وعن نقل کیا جاتا ہے۔ مدیر]

محترم جناب......................

مسیح میں آپ کو سلام عقیدت

میں آپ معززین کی توجہ چند اہم مسائل پر مبذول کروانا چاہتا ہوں جن پر کام کرنا اب وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ ہم سب اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ ان مسائل کو صرف اس وقت حل کیا جاسکتا ہے جب ہم تمام سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوں۔ ماضی اس بات کا گواہ ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اندراج کے خلاف مسیحی قوم نے جس جرأت کا مظاہرہ کیا وہ سب کے سامنے ہے اور لوگوں کی اس مشترکہ جدوجہد کی وجہ سے حکومت کو یہ فیصلہ واپس لینا پڑا۔ اس خط کے ذریعے جن مسائل کی نشاندہی کی جارہی ہے، آپ ان سے ضرور واقفیت اور آگاہی رکھتے ہوں گے، نیز ان مسائل کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ کچھ تجاویز بھی لکھ رہا ہوں۔

میں نے بہت کوشش کی ہے کہ تمام مسائل کا ذکر ہوسکے۔ اگر پھر بھی مسائل رہ گئے ہوں تو آپ ضرور ان کی نشاندہی کریں۔ اگر آپ حضرات ان مسائل کے حل کے لیے اکٹھا ہونا چاہتے ہیں تو میں اس نیک فریضہ کے لیے میزبانی کے فرائض بھی سرانجام دینے میں فخر محسوس کروں گا۔ امید ہے آپ ضرور اپنے پروگرام سے مجھے آگاہ کریں گے۔

مسائل

۱۔ کرسچن میریج ایکٹ میں ترمیم کا فیصلہ واپس لینا نیز کرسچن میریج ایکٹ ۱۸۷۲ء کو اس کی اصل شکل

میں بحال رکھنے کے لیے جدوجہد کرنا۔
۲۔ ۲۸۵ - سی "گستاخ رسول" کے قانون کا خاتمہ اور اس قانون کے تحت گرفتار شدگان کی رہائی کے لیے جدوجہد کرنا۔
۳۔ "شریعت بل" میں اقلیتوں کے خلاف بنائے جانے والے ہر قانون کا خاتمہ۔
۴۔ قاضی کورٹس [؟] میں اقلیتی وکلاء کو پیش ہونے کی اجازت نہیں ہے، لہٰذا اس منفی سلوک کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کرنا۔
۵۔ پاکستان کے آئین میں تحریر ہے کہ اقلیتوں کو ملکی، مذہبی اور شہری آزادی حاصل ہے لہذا ان حقوق کا تعین کروانا۔
۶۔ چاروں صوبائی اسمبلیوں اور قومی اسمبلی سے سینیٹ میں مسیحیوں کے لیے نشستیں مخصوص کروانا اور اس مخصوصیت کو قانونی اور آئینی شکل دلوانا۔
۷۔ قومی اسمبلی کا حلقہ انتخابات صوبوں کو بنایا جائے تاکہ قومی اسمبلی میں چاروں صوبے اپنے حلقے کی نمائندگی کر سکیں۔

تجاویز

۱۔ اقلیتی مشاورتی کونسل کا اجلاس سال میں ایک مرتبہ منعقد ہوتا ہے لہٰذا اس اجلاس کو کم از کم ایک سال میں ۴ مرتبہ ہونا چاہیے اور ان اجلاسوں کو اسلام آباد کے ساتھ ساتھ چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں ہونا چاہیے۔
۲۔ قومی مسائل پر سوچ بچار کے لیے کم از کم ایک سال میں دو مرتبہ تمام منتخب نمائندے ایک جگہ اکٹھے ہو کر کوئی ٹھوس لائحہ عمل تیار کر سکیں۔
۳۔ مسیحی وکلاء کا ایک پینل تشکیل دیا جائے جو اہم قومی مسائل پر قانونی پہلوؤں کا جائزہ لے سکیں نیز ضرورت محسوس ہونے پر ان مسائل کو عدالتوں میں بھی لے جایا جاسکے۔
۴۔ منتخب نمائندوں کے لیے مسلسل رابطہ کے لیے کونسل کی تشکیل
۵۔ مذہبی مسائل پر مشاورت کے لیے مذہبی رہنماؤں میں رابطہ کو مزید مستحکم کرنا۔

مسیح میں آپ کا بھائی
بشیر مسیح